السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک اورصورت جوبازار میں رائج ہے کہ ایک آدمی ایک ماہ کے ادھار پر مال لیتا ہے، پھر معینہ مدت میں ادائیگی نہیں کرسکتا تو فروخت کار تقاضا کرتا ہے کہ جتنی رقم اس کے ذمے بنتی ہے نئی متوقع مدت کے مطابق اتنی رقم کے مال کا نیا بل بنوالے، پھر یہ بل زائد رقم کا بنایا جاتا ہے، جبکہ حقیقت میں نہ خریدار کوئی مال لیتا ہے اورنہ ہی فروخت کار کوئی مال دیتا ہے جتنی مدت خریدار بڑھالے اتنا نفع فروخت کار بڑھالیتا ہے۔ اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر مجلس عقد میں پہلے سے بھاؤ اورادا قیمت کی میعاد طے کرلی گئی تھی توپھر اگر خریدار بروقت رقم مہیانہ کرسکے تو ازسرنو اضافہ کے ساتھ قیمت کا تعین کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ صورت مسؤلہ میں وضاحت کی گئی ہے اگر ایسا کیا گیا تو واضح طور پر سود ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ فروخت کار کو ایسے موقع پر رواداری سے کام لینا چاہیے کہ ادائیگی کی مدت قیمت میں اضافہ کے بغیر بڑھادی جائے۔ حدیث میں اس طرح کے تنگ دست کے ساتھ نرمی اورمزید مہلت دینے پر بہت فضیلت آئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو صرف اس لئے معاف کردیا تھا کہ وہ مفلوک الحال اورتنگ لوگوں کو مزید مہلت دیا کرتا تھا اگر خریدار رقم دیر سے ادا کرنے کا عادی مجرم ہے تو اس کے سدباب کے لئے جرمانہ وغیرہ کیا جاسکتا ہے، لیکن ازسرنو سابقہ رقم بڑھا کر نیا بل بنانا شرعاً حرام ہے۔ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:253